اداریہ

دینی مدارس کے خلاف حکومت کا کردار

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تاکہ مسلمان ایک آزاد ریاست میں اپنے عقائد و نظریات اور تہذیب و ثقافت کے مطابق زندگی بسر کر سکیں لیکن بدقسمتی سے یہاں روز اول سے ہی سازشیں شروع ہو گئیں اور پاکستان اپنے مقاصد سے دور ہوتا چلا گیا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ پاکستانی غیور قوم اپنے دین اور نظریات پر مر مٹنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتی ہے۔ یہ جذبہ پیدا کرنے اور اس پر قائم رہنے میں قابل قدر کوشش علماء کرام اور دینی مدارس کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ حکومت سب سے زیادہ دینی مدارس سے خائف ہے۔ جہاں سے علماء خطیب، مدرس اور مجاہد تیار ہو رہے ہیں اور ان کی اولین کوشش یہی ہے کہ کسی طرح یہ ادارے بند ہو جائیں جس کیلئے کبھی مذہبی منافرت اور تعصب کو ہوا دی جاتی ہے اور مدارس پر دہشت گردی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ کبھی جدید تعلیم کی آڑ میں مداخلت کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ دینی مدارس کو سرکاری گرانٹ کا لالچ دیکر حق وسچ کی آواز کو دبانے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی بڑے مدارس کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کے بہانے اپنا ہمنوا بنانے کی مساعی ہو رہی ہے۔ لیکن مدارس نے ان تمام ہتھکنڈوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے اور اپنی خودمختاری کو برقرار رکھتے ہوئے پاکستان کے اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے اور نفاذ اسلام کیلئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیا ہے۔ حکومت وقت نے مدارس سے مایوس ہو کر لادین قوتوں' الحادی تحریکوں اور سیکولر جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا کام شروع کر دیا ہے اور بعض نیم سرکاری تنظیمیں بھی حکومت کی ہم نوا ہیں۔ تاکہ وطن عزیز میں لادینیت کو فروغ دیا جاسکے' فحاشی و عریانی کو عام کیا جا سکے اور بالخصوص نوجوانوں میں بے راہ روی اور گمراہی پیدا کی جا سکے۔ اس ناپاک ایجنڈے پر کام شروع ہو چکا ہے اور اس ضمن میں عریاں فلموں کی ایک نمائش کراچی میں ہو چکی ہے۔

اس طوفان بدتمیزی کا راستہ روکنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ دینی اداروں کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے۔ جو دراصل اسلام کے قلعے ہیں اور اسلامی اقدار اور تہذیب و ثقافت کے امین بھی!

یہی وہ ادارے ہیں جو پاکستان میں اسلام کی حفاظت کیلئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور آپ تک صحیح اسلامی تعلیمات پہنچانے کا ذریعہ بھی ہیں۔

حج ۔۔۔۔
اللہ تعالیٰ کی واحدنیت اور مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کا مظہر

حج اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا و من كفر فان الله غنى عن العالمين۔ (سورۃ آل عمران)

حج ایک ایسی عبادت ہے۔ جو تمام عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بندگی' عاجزی و انکساری کا اظہار ہوتا ہے۔ جہاں یہ بدنی عبادت ہے۔ وہاں مالی عبادت کے زمرے میں بھی آتی ہے۔ حج روزے کی طرح صبر و تحمل کا بہترین درس بھی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فى الحج۔ (الآیہ سورۃ البقرہ)

محنت و مشقت کے اعتبار سے یہ جہاد بھی ہے۔ اسی لئے رحمۃ

العالمین نے حج کو عورتوں کے لئے جہاد قرار دیا ہے۔

حج دراصل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمان عرفات کے میدان میں جمع ہو کر ایک ہی نعرہ بلند کرتے ہیں "لبیک اللھم لبیک" گویا یہ اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ اللہ جیسے اپنی ذات میں یکتا ہے ایسے ہی اپنی صفات میں بھی منفرد ہے اور اس کا عطا کردہ نظام بھی ممتاز اور بلاشرکت غیر انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے کافی ہے۔ وہی ذات رب العالمین اور مالک یوم الدین ہے' وہی مالک الملک ہے' وہی حاجتوں کا رکھوالا ہے' وہی معبود ہے اور وہی مسجود ہے' وہی مشکل کشا ہے' وہی نفع و نقصان کا مالک ہے۔

حج مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کا بہترین مظہر بھی ہے۔ سیاہ و سفید عرب و عجم کسی امتیاز کے بغیر ایک ہی وقت میں ایک ہی میدان میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کر رہے ہیں اور اس کی بڑائی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ ایک ہی لباس میں تواضع و انکساری کے ساتھ ہاتھ پھیلائے اپنی بخشش طلب کر رہے ہیں۔ ایک ہی سمت میں کھڑے ہو کر اللہ کی ثناء بیان کر رہے ہیں اور زہد و تقویٰ پاکیزگی وطہارت کے ساتھ اپنی وابستگی' برائی اور برے اعمال سے شدید نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ دنیا میں اس سے بڑا انسانی اجتماع کہیں نہیں ہوتا اور اس میں بھائی چارے 'اخوت و محبت کے ایسے مظاہر دیکھنے میں آتے ہیں کہ انسانی عقل دھنگ رہ جاتی ہے۔

بلاشبہ حج انسانی تاریخ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا مثالی اظہار ہے اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد کا بہترین مظہر بھی۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حج کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے اور وہ لوگ جو یہ فریضہ سرانجام دینے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی یہ مساعی قبول فرمائے اور انہیں حج مبرور سے نوازے۔ آمین۔

صاحب المعالی فضیلۃ الشیخ صالح بن عبداللہ بن حمید حفظہ اللہ المسجد الحرام اور مسجد نبوی شریف کے رئیس العام مقرر ہو گئے

خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے اپنے ایک حکم کے ذریعے صاحب المعالی الشیخ صالح بن عبداللہ بن حمید حفظہ اللہ امام وخطیب مسجد الحرام مکہ مکرمہ اور ممبر مجلس شوریٰ سعودی عرب کو مسجد الحرام اور مسجد نبوی شریف کا رئیس العام مقرر کر دیا ہے۔ آپ نے اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ الشیخ موصوف عالم اسلام کی معروف شخصیت ہیں۔ آپ کا شمار دنیا کے ممتاز دانشوروں میں ہوتا ہے۔ ایک عرصے سے آپ مسجد الحرام مکہ مکرمہ کے امام وخطیب کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے خطبات جمعہ سے پوری دنیا کے مسلمان رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ حاضر العالم الاسلامی پر آپ کی گہری نظر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو سعودی عرب کی مجلس شوریٰ کا ممبر منتخب کیا گیا ہے۔ نئی ذمہ داری دراصل آپ کی علمی و انتظامی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد کا اظہار ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت عطا فرمائے اور حرمین الشریفین کی بہتر خدمت کا موقع نصیب فرمائے۔ اور زائرین اور حجاج کو بہتر سہولتیں بہم پہنچائیں۔

ہم اس موقع پر سابق رئیس العام سعادۃ الدکتور الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ آپ نے حرمین شریفین کی بہترین خدمت کی اور حسین یادیں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت فرمائے۔ آمین

پاکستان میں سعودی عرب کے نئے سفیر کی آمد

صاحب المعالی علی سعید بن عواض عسیری حفظہ اللہ نے خادم الحرمین الشریفین کے سفیر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں اور کام کا آغاز کر دیا ہے۔ آپ تجربہ کار سفارت کار ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ کی پرخلوص کوششوں سے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان برادرانہ تعلقات میں مزید اضافہ ہوگا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مل جل کر کام کریں گے۔ جبکہ دونوں برادر ملکوں کے عوام پہلے ہی ایک دوسرے کا بے حد احترام کرتے ہیں۔

ہم نئے سفیر خادم الحرمین الشریفین کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی سربلندی کیلئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلامی اخوت و بھائی چارے اور اسلامی تہذیب وثقافت کو فروغ دینے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین